

50536- بھگانے والے کی امامت کا حکم

سوال

ہمارا امام طاء کو ضاڈ پڑھتا ہے، چنانچہ اس کی امامت کا حکم کیا ہوگا؟

پسندیدہ جواب

کسی حرف کو کسی دوسرے حرف سے بدلنے والے کو بھگا کہتے ہیں۔

اس کی کئی ایک حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

اس کی بھگا ہٹ قلیل سی ہو، وہ اس طرح کہ وہ اصل حرف نکالتا ہو لیکن اس کی تکمیل میں خلل رہتا ہو، تو پھر یہ بھگا ہٹ نقصان دہ نہیں، اسے امامت کروانے کا حق ہے۔

تحفۃ المحتاج میں ہے :

"قلیل سی بھگا ہٹ اس کے لیے نقصان دہ نہیں، کہ وہ حرف کو اصل مخرج سے نکالنے میں مانع نہ ہو، اگرچہ وہ صاف نہیں ہوتا" انتہی

دیکھیں : تحفۃ المحتاج (285/2)۔

اور مرداوی رحمہ اللہ نے الانصاف میں آمدی سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے :

"یہ قلیل یعنی بھگا ہٹ صحت میں مانع نہیں، لیکن اگر بھگا ہٹ زیادہ ہو تو پھر مانع ہے" انتہی

دیکھیں : الانصاف (271/2)۔

دوسری حالت :

شدید قسم کی بھگا ہٹ، وہ اس طرح کہ حرف کو دوسرے حرف سے ہی بدل ڈالے، اور اس کی تصحیح کی استطاعت رکھنے کے باوجود وہ تصحیح نہ کرے، تو اس شخص کی نماز صحیح ہے، لیکن اس کی امامت صحیح نہیں، اگر یہ حروف سورۃ فاتحہ میں ہوں۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

"سورۃ فاتحہ سب حروف اور شد کے ساتھ نمازیں پڑھنی واجب ہے... چنانچہ اگر کوئی شخص اس کا کوئی حرف ساقط کر دے، یا پھر شد والے حرف کو شد کے بغیر پڑھے، یا زبان صحیح ہونے کے باوجود کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل ڈالے تو اس کی قرأت صحیح نہ ہوگی" انتہی

دیکھیں: المجموع للنووی (359/4).

اور امام نووی رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ:

"اگر ہر شخص تعلیم حاصل کر سکتا ہو، یعنی اس کے لیے تعلیم کا حصول ممکن ہو تو فی نفسہ اس کی نماز باطل ہے، چنانچہ بغیر کسی اختلاف کے اس کی اقتدا جائز نہیں ہوگی" اھ

دیکھیں: المجموع للنووی (166/4).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ "المغنی" میں رقمطراز ہیں:

"جس کسی نے عاجز ہونے کی بنا پر سورۃ فاتحہ کا کوئی حرف پھوڑ دیا، یا اسے کسی دوسرے حرف سے بدل دیا، مثلاً وہ ہر شخص جو راء کو غین بنا دے.. اگر تو وہ اس کی اصلاح کرنے پر قادر ہو اور اصلاح نہ کرے تو اس کی نماز صحیح نہیں، اور نہ ہی اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والے کی نماز صحیح ہے" انتہی مختصراً

دیکھیں: المغنی (15/2).

تیسری حالت:

ہر گلاہٹ اتنی شدید ہو کہ حرف کو دوسرے حرف سے بدل ڈالے، لیکن اسے صحیح ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو، تو بالاتفاق ایسے شخص کے پیچھے نماز صحیح ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

"اور اگر ہر شخص تعلیم حاصل نہ کر سکتا ہو، کہ اس کی زبان اس کا ساتھ نہ دے، یا پھر وقت تنگ ہو، اور اس سے قبل وہ نہ کر سکے، تو فی نفسہ اس کی نماز صحیح ہے" انتہی بتصرف

دیکھیں: المجموع للنووی (166/4).

اس کی امامت صحیح ہونے کے متعلق علماء کرام میں اختلاف پایا جاتا ہے.

اکثر علماء کرام کا کہنا ہے کہ صحیح نہیں، اور کچھ دوسرے علماء کرام کہتے ہیں کہ صحیح ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "المجموع" نقل کیا ہے کہ:

انہوں نے مزنی، ابو ثور، ابن منذر نے صحیح ہونا اختیار کیا ہے، اور عطاء، اور قتادہ کا بھی یہی مسلک ہے.

دیکھیں: المجموع للنووی (166/4).

اور "حاشیہ ابن عابدین" میں منقول ہے:

بعض احناف علماء کرام نے ہر گلانے والے شخص کی امامت کو صحیح ہونا اختیار کیا ہے.

دیکھیں : حاشیہ ابن عابدین (582/1).

ان کے کئی ایک دلیل ہیں :

1- فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿اللہ تعالیٰ کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا﴾۔ البقرة (286).

چنانچہ اگر یہ شخص نطق سے عاجز ہو تو اسے اتنا ہی مکلف کیا جائیگا جتنی وہ استطاعت رکھتا ہے۔

2- قیام سے عاجز شخص پر قیاس کرتے ہوئے، جس طرح قیام رکن ہے اس کے بغیر فرضی نماز صحیح نہیں، لیکن عاجز ہونے کی صورت میں یہ ساقط ہو جاتا ہے، اور اس سے عاجز شخص کی امامت بھی صحیح ہے، تو اسی طرح ہکلائے والا جو صحیح بولنے سے عاجز ہے کی امامت بھی صحیح ہے۔

دیکھیں : المجموع للنووی (166/4).

ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ "الحلی" میں رقمطراز ہیں :

اور ہکلا اور لکنت والا شخص (جس کی قرأت واضح نہ ہو) اور عجی زبان والا (جو ضاد اور ضاء، سین اور صاد، وغیرہ میں فرق نہ کر سکے) اور زیادہ غلطیاں کرنے والا (جو اعراب میں زیادہ غلطیاں کرے) ان کی اقتدا میں ادا کرنے والوں کی نماز صحیح ہے۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اللہ تعالیٰ کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا﴾۔

چنانچہ انہیں اتنا ہی مکلف کیا جائیگا جس پر وہ استطاعت رکھتے ہیں نہ کہ اس چیز کا مکلف کیا جائیگا جس کی ان میں استطاعت ہی نہیں، انہوں نے نماز اسی طرح ادا کی ہے جس طرح انہیں حکم دیا گیا ہے، اور جو شخص اسی طرح نماز ادا کرے جس طرح وہ مامور تھا تو وہ اس کو بہتر ادا کرنے والے محسن ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿مسنین پر کوئی راہ نہیں﴾۔ انتہی

دیکھیں : الحلی ابن حزم (134/3).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

میں نے سنا ہے کہ ایک شخص کہہ رہا تھا کہ ہکلائے والے شخص کی امامت صحیح نہیں، یعنی اس کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس میں عیب پایا جاتا ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق سے نوازے۔

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

بعض اہل علم کے ہاں یہ صحیح ہے، ان کی رائے ہے کہ ہکلا شخص اگر حروف کو ایک دوسرے کے ساتھ بدل دے، مثلاً را کو غین میں بدل دے یا سے لام وغیرہ بنا ڈالے تو بعض اہل علم اس کی امامت کو صحیح نہیں سمجھتے، کیونکہ یہ اس امی اور ان پڑھ شخص کی طرح ہے جس کی امامت صحیح نہیں صرف وہ اپنے جیسوں کی ہی امامت کروا سکتا ہے۔

اور کچھ دوسرے علماء کرام کا کہنا ہے کہ : اس کی امامت صحیح ہے کیونکہ جس کی نماز صحیح ہے، اس کا امامت کروانا بھی صحیح ہے، اور اس لیے بھی کہ اس نے اپنے اوپر واجب کردہ کو ادا کیا ہے، جو کہ حسب استطاعت اللہ تعالیٰ کا تقویٰ تھا، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿إِنِّي اسْتَطَاعْتُ أَنْ أَتَّقِيَ اللَّهَ تَعَالَىٰ كَاتِقُوتِي اخْتِيَارُ كَرُوتِي﴾.

اور اگر قیام سے عاجز شخص قیام کی قدرت رکھنے والوں کی امامت کروا سکتا ہے، تو پھر یہ بھی اسی طرح ہے، کیونکہ ان میں سے ہر ایک رکن پورا کرنے سے عاجز ہے، وہ قیام سے اور یہ قرأت سے عاجز ہے، اور صحیح قول بھی یہی ہے، کہ ہکلانے والے کی امامت صحیح ہے، چاہے وہ حرف کو دوسرے حرف سے بدل ڈالے، جب تک اس میں اتنی ہی قدرت ہو۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ نماز کی امامت کے لیے وہ شخص اختیار کرنا چاہیے جس میں عیب نہ ہو، احتیاط اسی میں ہے، اور تاکہ اختلاف سے بھی بچا جاسکے "فتاویٰ نور علی الدرب۔

دیکھیں : الشرح الممتع (248/4-249)۔

دوم :

سائل نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ : طاء کو ضاد سے بدل ڈالتا ہے تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ : اگر تو وہ اسے حقیقتاً ضاد میں بدل ڈالتا ہے، تو اس کا حکم بیان ہو چکا ہے، اور اگر یہ تبدیلی دور سے ظاہر ہوتی ہے، تو احتمال ہے کہ یہ امام طاء ہی ادا کرتا ہو لیکن ضاد کے کچھ قریب ہو جاتا ہے، تو یہ قلیل سی ہکلاہٹ ہوگی جو نقصان دہ نہیں۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ سائل کی جانب سے تشدد ہو، جو غیر محل میں ہے۔

واللہ اعلم۔